12601-اگر کوئی شخص نماز جمعہ کی تشہد میں ملے تو کیا کرے ؟

سوال

اگر کوئی مسلمان شخص نماز جمعہ کی صرف تشہد ہی پائے تو اسے کیا کرنا چاہیے ؟
اور اگر کسی شخص کو نماز جمعہ کی ادائیگی سے روک دیا جائے یا پھر کسی ایسے سبب کی بنا پر وہ نماز جمعہ ادا نہ کر سکے جس کا باعث وہ خود نہیں، مثلا جس بس اور گاڑی پر سوار تھا وہ خراب ہو گئی تو کیا اس پر کوئی گناہ ہوگا ؟
کیا اسے جو اجر و ثواب اور دعاء کی قبولیت کے جو لحظات حاصل ہونا تھے وہ سب ضائع ہو جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

اگر امام کے ساتھ ایک رکعت ملے تو پھر نماز جمعہ حاصل ہوگی، اور ایک رکعت اس وقت ملے گی جب امام کے ساتھ رکوع سے قبل ملے اور رکوع حاصل کر لے، اور اگر وہ دوسری رکعت میں امام کے ساتھ رکوع سے قبل مل جائے تو اس نے نماز جمعہ پالی، تو اس وقت امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ اٹھ کر ایک رکعت ادا کر کے نماز جمعہ مکمل کرے گا.

لیکن اگر وہ امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد امام کے ساتھ ملتا ہے تو اس کی نماز جمعہ رہ جائیگی، اور اس طرح وہ ظہر کی نماز ادا کرے گا، اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اٹھ کر چار رکعت نماز ظہر ادا کرے گا نہ کہ نماز جمعہ، جمہور علماء کرام: امام مالک، امام شافعی، امام احمد رحمہم اللہ کا مسلک یہی ہے.

دیکھیں: المجموع للنووی (558/4).

ان کے دلائل یہ ہیں:

1- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (580) صحیح مسلم حدیث نمبر (607).

2- نسائی رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے نماز جمعہ یا دوسری نماز کی ایک رکعت پالی تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعات بھی ادا کر تو اس کی نماز مکمل ہو گئی"

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے الارواء (622) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اگر انسان کسی ایسے عذر کے باعث نماز میں شامل نہ ہو سکے جس کا باعث وہ خود نہیں بلکہ وہ غیر ارادی طور پر ہوا ہو مثلا جیسا سائل نے ذکر کیا کہ گاڑی خراب ہو جائے یا کوئی اور عذر مثلا نیند یا پھر بھول جانا، تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور نہ ہی اس پر کوئی گناہ ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

.{تم سے جو بھول چوک ہوجائے اس میں تم پر کوئی حرج نہیں، لیکن گناہ اس میں ہے جو تمہارے دل کے ارادے سے ہو}۔الاحزاب (5).

اوراس طرح کا شخص جان بوجھ کر عمدا نماز ضائع نہیں کرتا.

اوراس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"یقینا اللہ تعالی نے میری امت سے خطاء، نسیان، اورجس پر انہیں مجبور کردیا گیا ہو معاف کردیا ہے"

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (82) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اگر وہ اس حالت میں نماز کی ادائیگی کا عزم رکھتا کہ اگر عذر نہ ہوتا تووہ ضرور نماز ادا کرتا، تو اسے مکمل اجروثواب حاصل ہوگا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جواس نے نیت کی ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1) صحیح مسلم حدیث نمبر (1907).

اوراس لیے بھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ غزوہ تبوک سے واپس آرہے تھے توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کوفرمایا تھا :

"بلاشبہ مدینہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مدینہ میں رہنے کے باوجود تمہارے ساتھ ہر گھاٹی اوروادی اور سفر میں تمہارے ساتھ رہے، اوراجروثواب میں شریک ہوئے، انہیں بیماری نے روک لیا تھا"

صحیح مسلح حدیث نمبر (1911).

واللہ اعلم.